دورِ خلافت میں صلیبیوں کے اوہام

دولتِ اسلامیہ کے قیام کے وقت، مجاہدین نے نہ اللہ پر جھوٹ باندھا تھا اور نہ ہی مسلمانوں کو دھوکا دیا تھا اور نہ ہی اُس وقت جھوٹ بولا تھا جب انہوں نے یہ کہا تھا کہ یہ باذن اللہ باقی رہے گی۔ اسی طرح ایک مسلم امام کے زیرِ امارت، خلافت کا اعلان کرتے ہوئے مجاہدین نے اللہ پر جھوٹ نہیں باندھا تھا اور نہ ہی مسلمانوں سے جھوٹ بولا تھا اور نہ ہی مجاہدین نے اُس وقت دروغ گوئی کی تھی جب انہوں نے کہا تھا کہ یہ خلافت باذن اللہ قائم رہے گی۔

صلیبیوں اور اُنکے مرتد ایجنٹوں کا یہ وہم اور باطل خیال ہے کہ وہ عراق، شام، خراسان، سیناء، مغربی افریقہ اور لیبیا کی ولایات پر یک دم حملہ شدید حملہ کر کے دولتِ اسلامیہ کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے لیکن یہ اِس اہم حقیقت سے غافل ہیں کہ اعلان خلافت کے بعد حالات یکسر تبدیل ہو چکے ہیں۔ پرانے حالات کی بنیاد پر وہ جتنی حکمت عملیاں اور منصوبے بنائیں گے وہ ناکام ہی ہوں گے کیونکہ وہ ایسی دنیا اور ایسے حالات کے لیے منصوبہ بندی کر رہے ہیں جو حقیقت میں اس دنیا میں موجود ہی نہیں اور نہ اللہ کے اذن سے وہ حالات دوبارہ واپس آئیں گے۔

عراق کی جنگ نے صلیبی استعمار کی قوت کی کمزوری پوری دنیا پر آشکارا کری تھی اور یہ ظاہر کر دیا تھا کہ اُنکو شکست دینا ممکن ہے۔ اِس جنگ نے امت مسلمہ پر واضح کر دیا تھا کہ اقامتِ دین اور شریعت کے نفذ کا واحد راستہ جہاد ہے۔ اسی طرح دولتِ اسلامیہ کے قیام نے مسلمانوں پر یہ واضح کر دیا کہ خلافت کا قیام ممکن ہے اور اِسکے قیام کے لیے ناممکن شرائط کو پورا کرنا ضروری نہیں جیسا کہ بعض نام نہاد اسلامی جماعتوں اور تنظیموں نے خلافت کے قیام کے لیے ایسی شرائط گھڑ رکھی ہیں جنکا پورا کرنا ناممکن ہے جسکا نتیجہ محض یہ ہے کہ اکثر مسلمان، مہدی کے ظہور اور عیسی علیہ السلام کے نزول سے پہلے خلافت کے قیام سے مایوس ہو چکے ہیں۔

پس مشرکین کو یہ یقینی طور پر جان لینا چاہیے کہ خلافتِ اسلامیہ باذن اللہ باقی رہے گی۔ کسی شہر کو تباہ کر لینا یا کسی جگہ کا محاصرہ کر لینے سے وہ خلافت کو ختم نہیں کر سکتے نہ ہی کسی مجاہد یا امیر یا امام کو قتل کرنے سے وہ خلافتِ اسلامیہ کو صفحۂ ہستی سے مٹانے پر قادر ہو سکتے ہیں۔ ہم اللہ سے دعا گو ہیں کہ وہ اِن سب کی حفاظت فرمائے اور اسے مشرکین اور مرتدین کے حلق کا کانٹا بنائے رکھے (آمین)۔ پس آج کے بعد مسلمان، منہاجِ نبوت پر اُنکے معاملات کو چلانے والے امام کے بغیر ہرگز بھی زندگی نہیں گزاریں گے، وہ امام کی ڈھال کے پیچھے سے جہاد کریں گے، اُسے غنیمت میں سے خُمس ادا کریں گے اور اُسے زکوۃ ادا کریں گے اور یہ اعمال بجالانے کے بعد وہ حقیقتاً سنتِ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین پر عامل ہوں گے، جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نے اِس امر سے نہیں روکا تھا کہ وہ اپنے لیے امام کو چن لیں جو اقامتِ دین اور شریعت کے نفاذ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے۔

پس مشرکین جان لیں کہ اب مسلمانوں کو بعض اسلامی اوصاف رکھنے والے طاغوتی نظاموں سے دھوکا نہیں دیا جاسکتا نہ ہی ایسی جماعتوں اور تنظیموں سے دھوکا دیا جاسکتا ہے جنکو اسلام کا جھنڈا اُٹھانے کا زعم ہے لیکن اُنہوں نے درحقیقت، جمہوریت، وطنیت اور دیگر جاہلی عقائد کو اختیار کر رکھا ہے اور ہر دم توحیدِ خالص اور مسلمانوں کی جماعت کی وحدت کے خلاف جنگ برپا کر رکھی ہے۔

بے شک خلافتِ اسلامیہ نے تمام دنیا کے سامنے حقیقی اسلامی ریاست کی مثال پیش کر دی ہے اور واضح کر دیا ہے کہ شریعت مکمل طور پر کیسے قائم کی جاتی ہے، تمکین کے علاقوں سے موحدین کیسے شرک کو ختم کرتے ہیں اور کیسے دین کُل کا کُل اللہ کے لیے ہو جاتا ہے۔ پس یہ مثالیں پیش کر کے خلافتِ اسلامیہ نے "عوامی حمایت"، "تدریج" اور "صلیبیوں کے انتقام کا خوف" جیسے بودے اور فاسد افکار و نظریات کی جڑ کھیڑ دی ہے۔

پس مشرکین کو یہ یقین ہو جانا چاہیے کہ مسلمانوں کو دہشت زدہ کرنے اور دین کو قائم کرنے سے خوفزدہ کرنے سے انہیں کچھ حاصل نہیں ہو گا اور مجاہدین تو پچھلے کافروں کی حجت کا انکار کر چکے ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں ذکر ہے کہ انہوں نے کہا کہ "وَقَالُوٓا اِنۡ نَّتَّبِعِ الۡهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفۡ مِنۡ اَرۡضِنَا" (ترجمہ: اور (یہ لوگ) کہتے ہیں کہ اگر ہم آپ کے ساتھ ہدایت پر آجائیں تو ہم اپنی سرزمین سے نکال باہر کیے جائیں گے) جبکہ غیر اللہ کے خوف سے بھی مجاہدین بری ہو چکے ہیں اور مجاہدین کا زبانِ حال تو یہ ہے: ہم ہدایت کی پیری کرتے رہیں گے، دین کو قائم کریں گے، جماعت سے چمٹے رہیں گے اور اِسکے لیے قتال کرتے رہیں گے یہاں تک کہ ہم اپنے سر اللہ کے لیے کٹا دیں اور ہمارے جسم کے ٹکڑے اللہ کی راہ میں بکھر جائیں، پس جب ہم اللہ سے ملاقات کریں تو ہمارے پاس عذر ہو۔ اس پر سب سے بہترین دلالت شدید ترین صلیبی حملے کے باوجود امیر المومنین کے لیے شرق و غرب سے آنے والے مسلسل بیعت کے پیغام ہیں جن میں مجاہدین نے اس جنگ میں شرکت کا عزم، جماعت کے جھنڈے تلے موت چاہنے کی خواہش اور جماعتوں اور تنظیموں کی جاہلیت سے براءت کا اظہار کیا ہے۔

پس مشرکین کو اپنے منصوبہ اور بیانیے پر اِس بنیاد پر نظرِ ثانی کرنی چاہیے۔ اگر وہ حقیقتاً فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں – جو باذن اللہ انکو کبھی نہیں ملے گی – تو اُنکو ایک طویل انتظار کرنا پڑے گا کہ دولتِ اسلامیہ اور خلافت کے قیام کی شاہد مسلمانوں کی پوری نسل ختم ہو جائے جس نے امتِ کفر کے سامنے دولتِ اسلامیہ کی ثابت قدمی کا مشاہدہ کیا، وہ نسل جس نے توحید اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے فہم کو حقیقتاً جان لیا، جس نے جان لیا کہ الولاء والبراء کے عقیدے کو زندگی کا حصہ کیسے بنایا جاتا ہے اور کتاب و سنت اور سلف صالحین کی اتباع کو طرزِ زندگی کیسے بنایا جاتا ہے۔

پس مشرکین کو اس موحّد نسل کے قصہ پارینہ ہونے کا انتظار کرنا پڑے گا اور مشرکین کو فتح حاصل کرنے کے لیے ایک نئی نسل تیار کرنی ہو گی جو طواغیت اور گمراہ جماعتوں تنظیموں کے زیرِ سایہ پلی بڑھی ہو، جسکی تربیت علماءِ سوء اور درباری مشائخ نے کی ہو۔ بے شک یہ نسل جس نے خلافت کے سائے تلے زندگی

گزاری ہے اور اسکے جھنڈے تلے گھمسان کے معرکوں میں شریک ہوئی ہے، وہ باذن اللہ اس قابل ہے کہ دولتِ اسلامیہ کے جھنڈے کو تھامے رکھے اور اِسے گرنے نہ دے، جیسا کہ دولت العراق الاسلامیہ کے جھنڈے تلے لڑنے والی نسل قادر تھی کہ دولتِ اسلامیہ کو دوبارہ پہلے سے زیادہ تمکین دلا سکے باوجود اسکے کہ صلیبیوں اور اُنکے ایجنٹوں کا گمان تھا کہ دولتِ اسلامیہ ختم ہو چکی ہے اور اُسکا نام ونشان مٹ چکا ہے۔

بے شک خلافتِ اسلامیہ، منہاجِ نبوت پر باذن اللہ باقی رہے گی یہاں تک کہ شرک کا فتنہ باقی نہ رہے اور دین کُل کا کُل اللہ ہی کے لیے ہو جائے۔